محمد ذکوان ندوی

تذکیر بالقرآن

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

استاذ جاوید احمد غامدی کا ایک سوال و جواب سننے کو ملا۔ اِس میں استاذ سے ایک سوال یہ کیا گیا ہے کہ آپ کی تقریر و تحریر سے تذکیر اور روحانیت[1] کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ استاذ نے فرمایا کہ ایک مومن کے لیے تذکیر کا سب سے بڑا ماخذ قرآن مجید ہے۔ قرآن کے ایک معلم کی حیثیت سے ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم لوگوں کو متوجہ کر کے اُنھیں اللہ کی کتاب —— قرآن —— سے وابستہ کر دیں۔ یہ ہرگز ہمارا کام نہیں کہ ہم کسی شخص کے اندر وہ چیز پیدا کریں، جس کو ’روحانیت‘ کہا جاتا ہے۔ یہ صرف خدا کا کام ہے کہ وہ اپنی کتاب کے ذریعے سے کسی شخص کے اندر ایمان و معرفت کا نور پیدا کرے (المائدہ ۵: ۱۶)۔

قرآن ایک سچے مومن کے لیے زمین پر ایک خدائی دسترخوان کی حیثیت رکھتا ہے: ’القرآن مأدبة اللّٰه‘[2]۔ ایسی حالت میں قرآن کے سوا کسی اور چیز کو معرفت یا ’روحانیت‘ کا ماخذ سمجھنا صرف اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہم قرآن اور صاحب قرآن، دونوں سے بے خبر ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے، جیسے پیاس میں مبتلا ایک شخص چشمۂ آب کے بجائے سراب کو دریا سمجھ کر اُس سے اپنی پیاس بجھانا چاہے (النور ۲۴: ۳۹)۔

۱؎ واضح ہو کہ ’’روحانیت‘‘ کا لفظ قرآن و سنت میں اجنبی ہے۔

۲؎ المعجم الکبیر، الطبرانی، رقم ۸۶۴۶۔

واقعات بتاتے ہیں کہ اِس قسم کا سوال کرنے والے کسی شخص نے اپنی زندگی میں کبھی ایک بار بھی 'ہدایت اور معرفت' کے مقصد سے قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کیا۔ البتہ جن سعید روحوں کو اِس کی توفیق ملی، خدا نے بلاشبہ، اُنھیں تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی عطا فرمائی۔ اِس کے برعکس، غیر قرآن سے ہدایت چاہنے والے تمام لوگوں کے لیے یہ مقدر کر دیا گیا کہ اُن کے اوپر کبھی اُس عظیم نعمت کا فیضان نہ ہو جس کو خدا کی سچی معرفت اور صراط مستقیم کی ہدایت کہا گیا ہے۔ اِس معاملے میں خدا کی ثابت شدہ سنت یہ ہے کہ جو شخص قرآن کے سوا کہیں اور سے ہدایت پانا چاہے، خدا اُس کو ہدایت سے محروم کر دے گا: 'من ابتغى الهدى من غيره، أضلّه اللّٰه' (ترمذی، رقم ۲۹۰۶)۔

تذکیر و معرفت کا سب سے بڑا ذریعہ اللہ کی کتاب — قرآن مجید — ہے۔ ایک روایت کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'إنّكم لا ترجعون إلى اللّٰه عزّ و جلّ بشيء أفضل ممّا خرج منه، يعني القرآن'[۳]، یعنی تم اللہ کی طرف رجوع اور اُس کا تقرب اُس سے بہتر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جس کا ظہور خود اُس کی ذات سے ہوا ہے، یعنی اللہ کی کتاب قرآن مجید۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

قرآن مجید دعوت و معرفت، دونوں کا اولین ماخذ ہے۔ 'هُدًى لِّلنَّاسِ' (البقرہ ۲: ۱۸۵)، 'وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا' (الفرقان ۲۵: ۵۲) اور 'لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا' (الفرقان ۲۵: ۱) جیسی آیات میں اِسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ اِس سلسلے میں خود پیغمبر کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد ہوا ہے: 'فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ' (ق ۵۰: ۴۵)، یعنی اے پیغمبر، تم قرآن کے ذریعے سے لوگوں کی یاددہانی کا کام کرو۔ پیغمبر اِسی کے ذریعے سے دعوت و انذار کا کام کرتا ہے، اور اب قیامت تک اُس کے تمام متبعین کو اِسی کے ذریعے سے دعوت و انذار کا کام کرنا ہے (الانعام ۶: ۱۹)۔

قرآن اسلامی زندگی کا ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔ ایمان کے بعد دینی اعتبار سے کسی آدمی کے لیے سیکھنے کی سب سے بڑی چیز اللہ کی کتاب — قرآن مجید — ہے۔ یہی اصحابِ رسول کا طریقہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی (جندب بن عبداللہ) کہتے ہیں: 'كنا مع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم فتيانًا حزاورة، فتعلّمنا الإيمان قبل أن نتعلّم القرآن، ثمّ تعلّمنا القرآن فنزداد به إيمانًا' (المعجم الکبیر، الطبرانی، رقم ۱۶۷۸)، یعنی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ یہ ہمارا عہد جوانی تھا۔ ہم نے اُس وقت پہلے ایمان حاصل کیا۔ اِس کے بعد جب ہم نے قرآن سیکھا تو وہ ہمارے لیے ازدیادِ ایمان کا ذریعہ بن گیا۔

اِس روایت کو اُس کے درست سیاق میں رکھ کر دیکھا جائے تو اِس کو لے کر اٹھنے والے بعض فکری مباحث کے

---

[۳] السلسلة الصحيحة، الألباني: ۹۶۱۔

لیے یہاں کوئی گنجایش باقی نہیں رہتی۔ اصحاب رسول کے سامنے جس ذات نے ایمان کی دعوت پیش کی، وہ کوئی عام داعی نہیں، بلکہ خود اللہ کا پیغمبر تھا۔ ایسی حالت میں سب سے پہلے جو چیز مطلوب تھی، وہ آپ پر ایمان تھا۔ اِس ایمان کے بغیر قرآن کی تعلیم وتصدیق ایک بے معنی بات تھی۔ چنانچہ اصحاب رسول نے پہلے ایمان کا ثبوت دیا۔ اُنھوں نے آپ کو خدا کا پیغمبر مان کر اُس کی تصدیق کی۔ اِس ایمان واعتراف کے بعد پیغمبر نے اُن کو قرآن کی تعلیم دی۔ قرآن کی یہ تعلیم اُن کے لیے ازدیادِ ایمان کا ایک مسلسل ذریعہ بن گئی۔ اصحاب رسول کی طرح بعد کے اہل ایمان کو بھی اِسی روش کا ثبوت دینا ہے۔ اِس کے بغیر اُن کا ایمان 'مثل صحابہ ایمان' (البقرہ ۲: ۱۳۷) نہیں بن سکتا۔

قرآن بندوں پر خدا کی سب سے بڑی رحمت کا ظہور ہے (الرحمٰن ۵۵: ۱-۲)۔ خدا کی اِس رحمت کا تقاضا تھا کہ وہ اپنے بندوں کے فکروعمل کے لیے اپنی کتاب کو آسان بنادے۔ چنانچہ قرآن میں بار بار کہا گیا ہے: 'وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ' (القمر ۵۴: ۱۷)، یعنی ہم نے اِس قرآن کو یاددہانی کے لیے نہایت موزوں بنادیا ہے۔ پھر کیا ہے کوئی یاددہانی حاصل کرنے والا؟

یہاں 'يَسَّرْنَا' کا لفظ آیا ہے۔ عربی مبین میں اِس کے معنی محض آسان بنانے کے نہیں، بلکہ کسی چیز کو پیش نظر مقصد کی نسبت سے موزوں اور تمام متعلق چیزوں سے اِس طرح آراستہ کردینے کے ہیں کہ پورے معنوں میں اُس سے مطلوب مقصد حاصل کیا جاسکے۔ اِسی طرح، لفظ 'ذِكْر' بھی یہاں اپنے وسیع مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے، یعنی تعلیم، تذکیر، تنبیہ، عبرت اور یاددہانی، سب اِس کے مفہوم میں شامل ہے۔ ایسی حالت میں یہ بات پوری طرح مبرہن ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید تذکیر ومعرفت کا واحد سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن کے سوا اگر کسی چیز کو تذکیر ومعرفت کا ماخذ بنایا گیا تو نہ صرف یہ کہ آدمی معرفت سے محروم رہے گا، بلکہ تجربات بتاتے ہیں کہ بہت جلد اُس کی حد آجائے گی اور پھر آدمی کا سفر معرفت رک جائے گا۔ حدیث کے مطابق، خدا کی اِس دنیا میں یہ مقام صرف قرآن کو حاصل ہے کہ اُس کے ایک طالب علم کے لیے کبھی اُس کے 'عجائب' ختم نہ ہوں: 'لا تنقضي عجائبه'[۴]۔ تلاوت وتدبر کے ذریعے سے مسلسل طور پر وہ قرآن سے ہدایت اور معرفت کی غذا حاصل کرتا رہے۔

[۵ دسمبر ۲۰۱۷ء، لکھنؤ]

۴۔ الدارمی، رقم ۳۳۴۱۔

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"